سوال

(09) نبی کریم ﷺ کا سایہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم جناب محمد عبید اللہ خان عفیف.... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ......خیریت مطلوب

بھائی صاحب پچھلے دنوں ہماری ایک حنفی مکتب فکر کے آدمی سے بحث و تکرار ہوگئی تھی کہ نبی کریم ﷺ کا سایہ تھا۔ لیکن بریلوی آدمی کہنے لگا کہ نبی کریم مکرم ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ نبی اکرم ﷺ کے سایہ کے ثبوت میں کوئی معقول سی دلیل مل جائے لیکن ہم ناکام رہے۔ امید ہے کہ آپ انشاء اللہ ہمیں قرآن و حدیث کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے سایہ کا ثبوت فراہم فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت لے آمین۔ اخوکم فی اللہ (عبد الباسط عبدالستار مدرسہ جامعہ کمالیہ۔ راجووال ضلع اوکاڑہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ آپ اپنی تمام رفعت شان، جلالت قدر، امام الرسل اور خاتم النبین ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور انسان تھے۔ ابولہب جیسے بدترین مشرک کے بھتیجے، عبدالمطلب کے پوتے خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شوہر نامدار اور زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار تھے۔ غرضیکہ ہر اعتبار سے آپ خیر البشر اور انسان کامل تھے اور انسان ہونے کے ناطے سے یہ بات بڑی واضح ہے کہ انسان کا سایہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں سورہ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَوَلَم يَرَوا إِلىٰ ما خَلَقَ اللَّهُ مِن شَىءٍ يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلـٰلُهُ عَنِ اليَمينِ وَالشَّمائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُم دٰخِرونَ ٤٨ ... سورة النحل

کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی جلالت شان کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔ جمادات و نباتات ہو یا حیوانات، یعنی جن، انسان اور ملائکہ سب کا سایہ ہے اور ان کا سایہ دائیں بائیں جھکتا ہے اور صبح و شام اپنے سایہ کے ساتھ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

وَلِلّٰہِ یَسجُدُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ طَوعًا وَکَرہًا وَظِلٰلُہُم بِالغُدُوِّ وَالاٰصالِ ١٥ ... سورۃ الرعد

اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام ۔

ان دونوں آیات مقدسہ سے ثابت ہوا کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے جتنی اور جتنی اقسام کی مخلوق پیدا فرمائی ہے ان کا سایہ بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی تو بہر حال اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ۔ لہذا دوسری تمام مخلوق کی طرح لا محالہ آپ کا بھی سایہ تھا ۔ قرآن مجید کی ان آیات مقدسہ کی طرح متعدد احادیث شریفہ میں بھی آپ ﷺ کے سایہ کا ثبوت موجود ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور عین نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اچانک آگے بڑھایا ، پھر جلد ہی پیچھے ہٹا لیا ۔ ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے اس خلاف معمول نماز میں جدید عمل کے اضافہ کی وجہ دریافت کی تو ہمارے اس سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے ابھی ابھی جنت لائی گئی ۔ میں نے اس میں بڑے اچھے پھل دیکھے تو میں نے چاہا کہ اس میں سے کوئی گچھا توڑلوں ۔ مگر معاً حکم ملا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں پیچھے پلٹ گیا ۔ پھر اسی طرح جہنم بھی دکھائی گئی ۔ حتی رأیت ظلی و ظلکم میں نے اس کی روشنی میں اپنا اور آپ لوگوں سایہ دیکھا ۔ دیکھتے ہی میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ (مستدرک الحاکم ج 4 ص 456)

حافظ ذہبیؒ نے مستدرک کی تخلیص میں اس حدیث کے بارے میں کہا ہے :

ھذا حدیث صحیح ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔

آپ غور فرمائیں کہ اس حدیث میں کس قدر وضاحت کے ساتھ آپ ﷺ نے ظلی میرا سایہ و ظلکم اور تمہارا سایہ کا بیان فرمایا ہے ۔

حضرت صفیہ بنت حیی فرماتی ہیں کہ ہم حج کی سعادت حاصل کر کے واپس آ رہے تھے کہ میری سواری بہک گئی جب کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک اونٹ زائد تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا : افقری اختک صفیۃ جملک - آپ اپنا اونٹ سواری کے لئے عاریتاً صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دو ۔ تو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اپنا اونٹ یہودیہ عورت کو کیوں دوں ؟ اس تلخ بات پر رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہوگئے اور تین ماہ تک ان کے گھر بھی تشریف نہ لائے حضرت زینب فرماتی ہیں :

فلما کان شہر ربیع الاول دخل علیھا فرأت ظلہ فقالت : إن ھذا لظل رجل وما یدخل علی النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - فمن ھذا ؟ دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع الزوائد ج 4 ص 324)

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب ناراضگی میں محرم اور صفر گزر گئے اور ربیع الاول کا مہینہ آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے ہوا یوں کہ میں نے آپ سے پہلے آپ کا سایہ دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ تو انسانی سایہ ہے جو میرے گھر میں گھس رہا ہے ۔

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں :

«رواہ احمد وفیہ سمیۃ روی لہا ابوداؤد وغیرہ ولم یضعفہا احد وبقیۃ رجالہ ثقات» (مجمع الزوائد ج 4 ص 324)

کہ اس حدیث میں ایک سمیہ نامی عورت راویہ ہے ابوداؤد وغیرہ نے اس سے روایت کی ہے اور کسی نقاد حدیث نے اس بی بی کو ضعیف نہیں کہا اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں ۔

اس حدیث سے بھی رسول اللہ ﷺ کا سایہ ثابت ہوتا ہے اور کسی صحیح حدیث میں آپ کے سایہ کی نفی نہیں آتی۔ رہی یہ بات کہ آپ چونکہ نور تھے لہذا نوریوں کا سایہ نہیں ہوتا تو یہ بات بھی ایک مفروضہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ کیونکہ فرشتے بالاتفاق نوری مخلوق ہیں اوران کا سایہ صحیح حدیث سے ثابت ہے، جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد میں شہادت پاگئے توان کے اہل وعیال ان کے پاس اکٹھے ہوکر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مازالت الملائکة تظله باجنحتها حتی دفعتموها» (بخاری کتاب الجنائز)

جب تک تم لوگ اس کو یہاں سے اٹھا نہیں لیتے اس وقت تک فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کرتے رہیں گے۔"

اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ نوریوں کا بھی سایہ ہوتا ہے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کے سایہ کا انکار قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ کا انکار ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص124

محدث فتویٰ